سوال

(499) کیسٹوں کے ذریعہ سے عورتوں کی تقریر سننا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل مارکیٹ میں بڑی فکر انگیز تقاریر پر مشتمل کیسٹیں دستیاب ہیں ،کیا شرعی طور پر ان کیسٹوں کے ذریعے عورتوں کی تقاریر سن سکتے ہیں ،قرآن و سنت کی روشنی میں اس کی وضاحت فرمائیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ عورتوں کو غیر مردوں سے اپنی ہر چیز چھپانے کا حکم ہے ،اس کی زیب وزینت کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : ’’وہ اپنی زینت کوظاہر نہ کریں مگر جوازخود ظاہر ہوجائے ۔‘‘ [۲۴/النور : ۳۱]

اسی طرح آواز کے متعلق اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے : ’’اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی ہو تو کسی نامحرم سے دبی زبان میں بات نہ کرو،ورنہ جس شخص کے دل میں روگ ہے ۔ وہ کوئی غلط توقع لگابیٹھے گا، لہٰذا صاف سیدھی بات کرو۔‘‘ [۳۳/الاحزاب : ۳۲]

اس آیت کریمہ کے مطابق غیر عورت کی باہمی گفتگو اورآواز پرپابندی لگائی گئی ہے اوراس حکم میں مخاطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کوبالخصوص اس لئے کیا گیا ہے کہ ان سے بھی لوگوں کودینی مسائل پوچھنے کی ضرورت پیش آتی رہتی تھی ،چنانچہ انہیں حکم دیا گیا کہ ان کی آواز شیریں اورلوچدار ہونے کے بجائے روکھی اوراسے ضرورت کی حدتک بلند ہونا چاہیے ،دبی زبان میں ہر گزبات نہ کی جائے ،جواپنے اندر نرم گوشہ لئے ہوئے ہو، لوچدار اور شیریں آواز بذات خوددل کا مرض ہے ،پھر اگر مخاطب کے دل میں پہلے سے ہی اس قسم کا روگ موجود ہوتووہ ایسی لذیذ گفتگو سے کئی غلط قسم کے خیالات اور تصورات دل میں جمانا شروع کردے گا ۔ عورت کی آواز پراصل پابندی یہ ہے کہ ضرورت کے بغیر غیر محرم مرد اس کی آواز نہ سننے پائیں ، نیزاس کی آواز میں نرمی ، بانکپن اور شیریں پن نہیں ہونا چاہیے ۔ یہی وجہ ہے کہ عورت اذان نہیں کہہ سکتی مردوں کی جماعت نہیں کراسکتی ، نمازباجماعت میں اگر امام بھول جائے توزبان سے ’’سبحان اللہ‘‘ نہیں کہہ سکتی اورنہ اسے لقمہ دے سکتی ہے ، بلکہ ایسے حالات میں اس کے لئے حکم ہے کہ اپنے ایک ہاتھ پردوسرا ہاتھ مارکر آواز پیدا کرنے سے امام کو متنبہ کرے ، جیساکہ احادیث میں اس کے متعلق مفصل ہدایات موجود ہیں ۔ لیکن امر بالمعروف اورنہی عن المنکر ایک ایسا فریضہ ہے جوصرف مردوں کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ عورتیں بھی اسے اداکرنے میں مردوں کے ساتھ شریک ہیں ۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ صحابیات بشرات ا نے شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے اس فریضہ کو ادا فرمایا ، چنانچہ حدیث میں بیان ہے کہ نماز فجر کے بعد کچھ لوگوں نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر مجلس وعظ میں بیٹھ گئے ،جب طلوع آفتاب کا وقت ہواتوطواف کی دورکعت پڑھنا شروع کردیں توحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان پر بایں الفاظ بیان فرمایا کہ ’’طواف کے بعد بیٹھے رہے اورجب وہ وقت آپہنچا جس میں نمازاداکرنا مکروہ ہے تواٹھ کرنماز شروع کردی ۔‘‘

[صحیح بخاری، الحج: ١٦٢٨]

اسی طرح معرکہ یرموک میں رومیوں کے مقابلہ میں بعض مسلمانوں نے پسپائی اختیار کی تو مسلمان خواتین نے انہیں شرم دلائی اور معرکہ کارزار میں واپس پلٹنے کی تلقین کی ۔ [البدایہ والنہایہ، ص: ١٣، ج٧]

حفصہ بنت سیرین نے دینی وابستگی اور حمیّت اسلامی کے بارے میں ایک مرتبہ فرمایا تھا ''اے نوجوانو!زمانہ جوانی میں اپنی جانوں سے فائدہ حاصل کرو میں نے جوانی کے عمل جیسا بہترین عمل کسی اورزمانے میں نہیں دیکھا ہے ۔'' [صفۃ الصفوۃ، ص: ٥٠٧، ج٤]

الغرض کتب حدیث میں بے شمار واقعات ایسے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ خواتین اسلام نے عام لوگوں اوراپنے عزیزواقارب علما، طلبہ اور حکمرانوں کا وعظ و ارشاد کے ذریعے احتساب فرمایا۔ اس بنا پر مردوں کو عورتوں کی تقاریر پر مشتمل کیسٹ سننے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس کے لئے حسب ذیل شرائط ہیں :

1 ۔ وہ تقاریر سادہ اورعام انداز میں کی گئی ہو، شیریں بیانی سے اجتناب کیا گیا ہو۔

2 ۔ اس تقریر میں خطیب حضرات کی طرزواداکی نقالی نہ کی گئی ہو۔

3 ۔ اس میں لے اورطرز کے ساتھ اشعاروغیرہ نہ پڑھے گئے ہوں ۔

4 ۔ شعلہ بیانی اورجوشیلے پن سے بھی اجتناب کیا گیا ہو۔

نیزاس بات کا بھی خیال رکھنا ہوگا کہ عورت کواپنی ہم جنس عورتوں کی مجلس میں تقریر کرنا ہوگا ۔ ایسی تقاریر کے وقت مردحضرات کی شمولیت کو ممنوع قراردیا گیا ہو۔ بہر حال ہمارے نزدیک مندرجہ بالا شرائط کا خیال رکھتے ہوئے اگر مردحضرات کسی عورت کی فکرانگیز تقریر پر مشتمل تصویر کے بغیر سادہ کیسٹ سنتے ہیں تو شرعاًاس میں کوئی قباحت نہیں ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:497